روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
قائم مقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس
ہفتہ 29 دسمبر 2012ء 15 صفر 1434 ہجری 29 فتح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 300

قرآن کا مسلسل دور

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون سا عمل اللہ کو پیارا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک کاموں میں زیادہ پسندیدہ کام الحال المرتحل ہے یعنی جو شروع قرآن سے آخر تک تلاوت کرتا ہے (اور) جب بھی دور مکمل کرتا ہے پھر سے (دوبارہ) شروع کر دیتا ہے۔

(ترمذی کتاب القراء ت باب القرآن انزل حدیث نمبر:2872)

جلسہ سالانہ قادیان سے

حضور انور کا اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ قادیان 2012ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب مورخہ 31 دسمبر 2012ء کو پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3:30 بجے لندن سے براہ راست نشر ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں اور اس خطاب سے استفادہ فرمائیں۔

(نظارت اشاعت ایم ٹی اے پاکستان)

نفع ہی نفع صرف اللہ کی صفت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا۔

”خدا تعالیٰ نے اپنے لئے یہ بات خاص کر چھوڑی ہے کہ جب بندہ اس سے لین دین کرتا ہے تو نفع ہی نفع حاصل کرتا ہے۔ چونکہ سود بھی ایک قسم کا نفع ہے جس میں نفع ہی نفع ہوتا ہے، نقصان نہیں ہوتا۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے اس فعل کو اپنے لئے خالص کرنے کے لیے بندوں کو منع کر دیا ہے کہ وہ سود نہ لیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی ہی صفت ہے کہ وہ نفع ہی نفع دیتا ہے۔ پس جب خدا کو اتنی غیرت ہے کہ اس نے بندوں کو اس قسم کے لین دین سے بھی منع کر دیا ہے تاکہ یہ صرف خدا ہی کی خصوصیت رہے، حالانکہ بندوں کا فعل خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں بہت ہی حقیر اور لاشے ہے اور اکثر دفعہ سود کی بجائے نقصان اُٹھانا پڑتا ہے، تاہم خدا تعالیٰ نے اس کو پسند نہیں کیا۔ پس وہ جو اس کی رضاء کے لئے کچھ خرچ کرتا ہے کبھی نقصان نہیں اُٹھاتا۔“

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 234)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

15 جون 1905ء کو حضرت مولانا نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ اسہال کی وجہ سے ضعف ہوگیا۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی عیادت کے لئے گئے تو حضور نے فرمایا:۔

میں موت سے ہرگز نہیں گھبراتا۔ ایک لطیف مضمون شروع کیا تھا (یعنی درس القرآن میں) جب ضعف زیادہ ہوا تو مجھے خیال آیا کہ یہ مضمون ناتمام رہا۔ میں کل پڑھ رہا تھا کہ یکدم ضعف کا غلبہ ہوگیا اور غش آگئی۔ ورنہ وہ ایسا لطیف موقع اور مضمون تھا کہ میں بہت کچھ اس پر بیان کرنا چاہتا تھا فرمایا میں نے ایک وصیت اس تکلیف کی حالت کو دیکھ کر لکھی ہے عربی میں ہے جی چاہتا ہے کہ اسے شائع کردو۔ ترجمہ کردیا جاوے۔ فرمایا میرے دل کو بڑا اطمینان رہتا ہے۔ قرآن شریف میری غذا ہے۔ میں نے اسے اپنی والدہ ماجدہ سے جنہوں نے 85 برس کی عمر تک قرآن شریف پڑھایا اور اور جو محبّ قرآن تھیں پڑھا ہے میرے والد صاحب کی ایک بڑی زبردست آرزو تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ اعلیٰ درجہ کا قاری رکھ کر اس سے مجھے قرآن پڑھائیں اور یوں تو میں ان کی زندگی میں ہی قرآن شریف پڑھاتا اور حدیث کا درس دیتا وہ خود میرے درس قرآن کو سنتے تھے۔ (الحکم 17 جون 1905ء ص 1)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بارہا اپنے درس قرآن میں فرمایا کہ:

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے اور تلاوت کی اصل غرض عمل ہے اور یہ غرض پوری نہیں ہوسکتی۔ جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی حاصل نہ کرے اور یہ آگاہی قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے۔ (الحکم 7/ اکتوبر 1937ء)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 36

دیباچہ تفسیر القرآن ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

تین عجیب واقعات

اس جنگ میں تین عجیب واقعات پیش آئے کہ اُن میں سے ایک تو خدا تعالیٰ کے ایک نشان پر دلالت کرتا ہے اور دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ پر۔ نشان تو یہ ہے کہ اس جنگ کے بعد جب خیبر کے رئیس کنانہ کی بیوی صفیہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں تو آپ نے دیکھا کہ ان کے چہرہ پر کچھ لمبے لمبے نشان ہیں۔ آپ نے فرمایا صفیہ! تمہارے یہ نشان کیسے ہیں؟ اُنہوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! ایک دن میں نے ایک خواب دیکھی کہ چاند گر کر میری جھولی میں آپڑا ہے۔ میں نے دوسرے دن یہ خواب اپنے خاوند کو سنائی میرے خاوند نے کہا یہ عجیب خواب ہے تمہارا باپ بڑا عالم آدمی ہے اُس کو چل کر یہ خواب سنانی چاہئے۔ چنانچہ میں نے اپنے باپ سے اس کا ذکر کیا تو خواب سنتے ہی اُس نے زور سے میرے منہ پر تھپڑ مارا اور کہا نالائق! کیا تو عرب کے بادشاہ سے شادی کرنا چاہتی ہے! یہ اس نے اس لئے کہا کہ عرب کا قومی نشان چاند تھا۔ اگر کوئی خواب میں یہ دیکھتا کہ چاند اس کی جھولی میں آپڑا ہے تو اس کی تعبیر یہ کی جاتی تھی کہ عرب کے بادشاہ کے ساتھ اس کا تعلق ہو گیا ہے اور اگر کوئی خواب دیکھتا کہ چاند پھٹ گیا ہے یا گر گیا ہے تو اس کی تعبیر یہ کی جاتی تھی کہ عرب کی حکومت میں تفرقہ پڑ گیا ہے یا وہ تباہ ہو گئی ہے۔

یہ خواب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ایک نشان ہے اور اس بات کا بھی نشان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو غیب کی خبریں دیتا رہتا ہے۔ گو مؤمنوں کو زیادہ اور غیر مؤمنوں کو کم۔ حضرت صفیہؓ ابھی یہودی ہی تھیں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے یہ مصفّٰی غیب عطا فرمایا جس کے مطابق ان کا خاوند معاہدہ کی خلاف ورزی کی سزا میں مارا گیا اور وہ باوجود اس کے کہ ایک اور صحابی کی قید میں گئی تھیں بعض لوگوں کے اصرار پر بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اور اس طرح وہ غیب پورا ہوا جو خدا تعالیٰ نے اُنہیں بتایا تھا۔

دوسرا قابلِ ذکر واقعہ یہ ہے کہ خیبر کے محاصرہ کے دنوں میں ایک یہودی رئیس کا گلہ بان جو اس کی بکریاں چرایا کرتا تھا مسلمان ہو گیا۔ مسلمان ہونے کے بعد اس نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! میں اب ان لوگوں میں تو جا نہیں سکتا اور یہ بکریاں اُس یہودی کی میرے پاس امانت ہیں اب میں ان کو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا بکریوں کا منہ قلعہ کی طرف کر دو اور ان کو دھکیل دو۔ خدا تعالیٰ ان کو ان کے مالک کے پاس پہنچا دے گا۔ چنانچہ اس نے اسی طرح کیا اور بکریاں قلعہ کے پاس چلی گئیں جہاں سے قلعہ والوں نے ان کو اندر داخل کر لیا۔

اس واقعہ سے پتہ لگتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس شدت سے امانت کے اصول پر عمل کرتے تھے اور کرواتے تھے۔ لڑنے والوں کے اموال آج بھی جنگ میں حلال سمجھے جاتے ہیں کیا ایسا واقعہ آجکل کے زمانہ میں جو مہذب زمانہ کہلاتا ہے کبھی ہوا ہے کہ دشمن فوج کے جانور ہاتھ آ گئے ہوں تو ان کو دشمن فوج کی طرف واپس کر دیا گیا ہو؟ باوجود اس کے کہ وہ بکریاں ایک لڑنے والے دشمن کا مال تھیں اور باوجود اس کے کہ ان کے قلعے میں واپس چلے جانے کے نتیجہ میں دشمن کے لئے مہینوں کی غذا کا سامان ہو جاتا تھا جس کے بھروسہ پر وہ ایک لمبے عرصہ تک محاصرہ کو جاری رکھ سکتا تھا۔ آپ نے ان بکریوں کو قلعہ میں واپس کروا دیا تا ایسا نہ ہو کہ اس مسلمان کی امانت میں فرق آئے جس کے سپرد بکریاں تھیں۔

تیسرا واقعہ یہ ہوا کہ ایک یہودی عورت نے صحابہؓ سے پوچھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جانور کے کس حصہ کا گوشت زیادہ پسند ہے؟ صحابہؓ نے بتایا کہ آپ کو دست کا گوشت زیادہ پسند ہے۔ اس پر اس نے بکرا ذبح کیا اور پتھروں پر اس کے کباب بنائے اور پھر اس گوشت میں زہر ملا دیا۔ خصوصاً بازوؤں میں جس کے متعلق اسے بتایا گیا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں کا گوشت زیادہ پسند کرتے ہیں۔

سورج ڈوبنے کے بعد جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شام کی نماز پڑھ کر اپنے ڈیرے کی طرف واپس آرہے تھے تو آپ نے دیکھا کہ آپ کے خیمے کے پاس ایک عورت بیٹھی ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا۔ بی بی تمہارا کیا کام ہے؟ اس نے کہا اے ابوالقاسم! میں آپ کے لئے ایک تحفہ لائی ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ساتھی صحابیؓ سے فرمایا جو چیز یہ دیتی ہے اس سے لے لو۔ اس کے بعد آپ کھانے کے لئے بیٹھے تو کھانے پر وہ بھنا ہوا گوشت بھی رکھا گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا اور آپ کے ایک صحابی بشیر بن البراء بن المعرور نے بھی ایک لقمہ کھایا۔ اتنے میں باقی صحابہؓ نے بھی گوشت کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو آپ نے فرمایا مت کھاؤ کیونکہ اس ہاتھ نے مجھے خبر دی ہے کہ گوشت میں زہر ملا ہوا ہے (اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ کو اس بارہ میں کوئی الہام ہوا تھا بلکہ یہ عرب کا محاورہ ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کا گوشت چکھ کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے چنانچہ قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ایک دیوار کے متعلق آتا ہے کہ وہ گرنا چاہتی تھی۔ جس کے محض یہ معنی ہیں کہ اس میں گرنے کے آثار پیدا ہو چکے تھے۔ پس اس جگہ پر بھی یہ مراد نہیں کہ آپ نے فرمایا وہ دست بولا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کا گوشت چکھنے پر مجھے معلوم ہوا ہے۔ چنانچہ اگلا فقرہ اِن معنوں کی وضاحت کر دیتا ہے) اس پر بشیرؓ نے کہا کہ جس خدا نے آپ کو عزت دی ہے اُس کی قسم کھا کر میں کہتا ہوں کہ مجھے بھی اس لقمہ میں زہر معلوم ہوا ہے۔ میرا دل چاہتا تھا کہ میں اس کو پھینک دوں لیکن میں نے سمجھا کہ اگر میں نے ایسا کیا تو شاید آپ کی طبیعت پر گراں نہ گزرے اور آپ کا کھانا خراب نہ ہو جائے اور جب آپ نے وہ لقمہ نگلا تو میں نے بھی آپ کے تتبع میں وہ نگل لیا۔ گو میرا دل یہ کہہ رہا تھا کہ چونکہ مجھے شبہ ہے کہ اس میں زہر ہے اس لئے کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لقمہ نہ نگلیں۔ اس کے تھوڑی دیر بعد بشیرؓ کی طبیعت خراب ہو گئی اور بعض روایتوں میں تو یہ ہے کہ وہ وہیں خیبر میں فوت ہو گئے اور بعض میں یہ ہے کہ اس کے بعد کچھ عرصہ بیمار رہے اور اس کے بعد فوت ہو گئے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ گوشت اس کا ایک کتے کے آگے ڈلوایا جس کے کھانے سے وہ مر گیا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بلایا اور فرمایا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟ اس نے کہا آپ کو یہ کس نے بتایا ہے؟ آپ کے ہاتھ میں اُس وقت بکری کا دست تھا آپ نے فرمایا اس ہاتھ نے مجھے بتایا ہے۔ اس پر اس عورت نے سمجھ لیا کہ آپ پر یہ راز کھل گیا ہے اور اس نے اقرار کیا کہ اس نے زہر ملایا ہے؟ اس پر آپ نے اس سے پوچھا کہ اس ناپسندیدہ فعل پر تم کو کس بات نے آمادہ کیا؟ اُس نے جواب دیا کہ میری قوم سے آپ کی لڑائی ہوئی تھی اور میرے رشتہ دار اس لڑائی میں مارے گئے تھے میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں ان کو زہر دے دوں۔ اگر ان کا کاروبار انسانی کاروبار ہو گا تو ہمیں ان سے نجات حاصل ہو جائے گی اور اگر یہ واقعہ میں نبی ہوں گے تو خدا تعالیٰ ان کو خود بچا لے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ بات سن کر اُسے معاف فرما دیا اور اُس کی سزا جو یقیناً قتل تھی نہ دی۔ یہ واقعہ بتاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اپنے مارنے والوں اور اپنے دوستوں کے مارنے والوں کو بخش دیا کرتے تھے اور درحقیقت اُسی وقت آپ سزا دیا کرتے تھے جب کسی شخص کا زندہ رہنا آئندہ بہت سے فتنوں کا موجب ہو سکتا تھا۔

طواف کعبہ

ہجرت کے ساتویں سال فروری 629ء میں معاہدہ کی رو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے لئے جانا تھا۔ چنانچہ جب وہ وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریباً دو ہزار آدمیوں سمیت طواف کعبہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جب آپ مرّ الظہران تک پہنچے جو مکہ سے ایک پڑاؤ پر ہے تو معاہدہ کے مطابق آپ نے تمام بھاری ہتھیار اور زِرہیں وہاں جمع کر دیں اور خود اپنے صحابہؓ سمیت معاہدہ کے مطابق صرف نیام بند تلواروں کے ساتھ حرم میں داخل ہوئے۔ سات سالہ جلاوطنی کے بعد مہاجرین کا مکہ میں داخل ہونا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ اُن کے دل ایک طرف ان لمبے مظالم کی یاد کر کے خون بہا رہے تھے جو مکہ میں ان پر کئے جاتے تھے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کے اس فضل کو دیکھ کر کہ پھر خدا تعالیٰ نے اُنہیں کعبہ کے طواف کا موقع نصیب کیا ہے وہ خوش بھی ہو رہے تھے۔ مکہ کے لوگ مکہ سے نکل کر پہاڑ کی چوٹیوں پر کھڑے ہو کر مسلمانوں کو دیکھ رہے تھے۔ مسلمانوں کا دل چاہتا تھا کہ آج وہ ان پر ظاہر کر دیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں پھر مکہ میں داخل ہونے کی توفیق بخشی یا نہیں۔ چنانچہ عبداللہ بن رواحہؓ نے اس موقع پر جنگی گیت گانے شروع کئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روک دیا اور فرمایا۔ ایسے شعر نہ پڑھو بلکہ یوں کہو کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کی مدد کی اور مؤمنوں کو ذلت کے گڑھے سے نکال کر اُونچا کیا۔ صرف خدا ہی ہے جس نے دشمنوں کو ان کے سامنے سے بھگا دیا۔ طوافِ کعبہ اور سعی بین الصفاء وَالْمروہ سے فراغت کے بعد آپ صحابہؓ سمیت تین دن تک مکہ میں ٹھہرے۔ حضرت عباسؓ کی سالی میمونہ جو دیر سے بیوہ ہو چکی تھیں مکہ میں تھیں حضرت عباسؓ نے خواہش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے شادی کر لیں اور آپ نے اسے منظور فرما لیا۔ چوتھے دن مکہ والوں نے مطالبہ کیا کہ آپ حسب معاہدہ مکہ سے نکل جائیں اور آپ نے فوراً تمام صحابہؓ کو حکم دیا کہ فوراً مکہ چھوڑ کر مدینہ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ مکہ والوں کے احساسات کا خیال کر کے نئی بیاہی ہوئی میمونہؓ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا کہ وہ بعد میں اسباب کی سواریوں کے ساتھ آجائیں اور خود اپنی سواری دوڑا کر حرم کی حدود سے باہر نکل گئے اور وہیں شام کے وقت آپ کی بیوی میمونہؓ کو پہنچایا گیا اور پہلی رات وہیں جنگل میں میمونہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئیں۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

9

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

مہمانوں کے تاثرات، میڈیا کوریج، خطبہ جمعہ، مہدی آباد کا سنگ بنیاد اور کلاس واقفین نو

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

5 دسمبر 2012ء

(حصہ دوم آخر)

مہمانوں سے ملاقات

کھانے کے بعد مہمانان کرام باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرتے رہے۔ حضور انور ان سے گفتگو فرماتے۔ بعض مہمانوں نے تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

پریس سے ملاقات

پریس اور میڈیا کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ پہلے پروگرام کے مطابق ان نمائندگان اور جرنلسٹس نے اس تقریب کے بعد حضور انور سے بعض سوالات کرنے تھے۔ لیکن حضور انور کے خطاب کے بعد ان نمائندگان نے کہا اب ہمارا کوئی سوال بھی باقی نہیں رہا۔ حضور انور کے خطاب میں ہمارے سارے سوالوں کا جواب مل گیا ہے۔

مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس انتہائی اہم خطاب کے بارہ میں مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

جرمنی کے نیشنل ممبر پارلیمنٹ Serkan Toeren نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور کا خطاب انتہائی متاثر کن تھا۔ اس نے ہم پر گہرا اثر کیا ہے۔ جس طرح حضور نے برٹش پارلیمنٹ اور امریکہ میں کیپیٹل ہل میں خطاب کئے ہیں اس طرح اب میں نے کوشش کرنی ہے کہ حضور انور برلن (Berlin) میں جرمن پارلیمنٹ میں بھی خطاب کریں۔

Hakan Temirel ممبر صوبائی اسمبلی ہمبرگ پارلیمنٹ نے کہا حضور انور نے اپنے خطاب میں جو ہماری راہنمائی کی ہے۔ آج اس راہنمائی کی پوری اسلامی دنیا کو ضرورت ہے۔

اس تقریب میں شامل ہونے والے ایک Integration آفیسر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

آپ کے خلیفۃ المسیح نے (دین) کی تعلیم کو انتہائی عمدہ اور خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔ جس سے بعض غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا ہے۔ مجھے اس پروگرام میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی ہے اور (دین) کی اصل تعلیم کا پتہ چلا ہے۔ اب ہم جماعت کے نمائندوں کو اپنے پروگراموں میں بلائیں گے تا کہ آپ وہاں آکر بھی (دین) کی یہ تعلیم پیش کریں۔

ہمبرگ شہر کے علاقہ Harburg کی کونسل کے ایک نمائندہ نے کہا:

میں آج کی یہ رات بھول نہیں سکتا جس طرح کی عظیم شخصیت کو دیکھ کر آیا ہوں۔ چہرہ بہت نورانی تھا اور پھر جس طرح وہ الفاظ کی ادائیگی کر رہے تھے جو دلوں میں اتر رہے تھے۔ ایسا تو ہمارے مذہب کا کوئی نمائندہ بھی نہیں کرسکتا۔

خلیفۃ المسیح نے جس طرح خاص طور پر (دین) کا تصور پیش کیا ہے اور (دین) کی حسین تعلیم پیش کی ہے کہ جس ملک میں رہتے ہو اس سے محبت کرنی چاہئے یہ میرے لئے (دین) کی ایک نئی تصویر تھی۔

ہمبرگ کے ایک علاقے میں **حکومتی دفاتر کے ہیڈ** اپنی اہلیہ کے ساتھ اس تقریب میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے تو ایسا محسوس کیا ہے جس طرح شہد کی مکھیاں ہوتی ہیں اور ان کی ایک ملکہ ہوتی ہے۔ ساری مکھیاں اپنی ملکہ کے گرد گھومتی ہیں اور اس کے لئے اپنی جان دیتی ہیں۔ اسی طرح آپ کی ساری جماعت اپنے خلیفہ کے گرد کام کرتی ہے اور خلیفہ پر اپنی جان دیتی ہے اور کامل اطاعت کرتی ہے۔

جس طرح آپ نے ساری تقریب کا انتظام کیا، پھر کھانا کھلایا، پھر آپ نے وائنڈ اپ (Wind Up) کیا، پھر آپ نے چند منٹوں میں پورے ہال میں کارپٹ بچھا دیا۔ چند منٹوں میں لوگ صفوں میں بیٹھ گئے۔ آپ کے خلیفہ آئے اور نماز پڑھائی۔ میں نے اپنی زندگی میں اس طرح انتہائی منظم طریق پر، اتنی جلدی کام ہوتے نہیں دیکھے۔ آپ کے خلیفہ کی بھی صورتحال شہد کی ملکہ کی طرح ہے۔ ہم نے آج اطاعت کے کامل نمونے دیکھے ہیں کہ جماعت کس طرح اپنے خلیفہ کا احترام کرتی ہے اور اس پر فدا ہے۔

ایک مہمان خاتون نے کہا کہ میں نے ایک ایسا نورانی چہرہ دیکھا ہے جس سے گہرا دلی اطمینان اور اعتماد ٹپک رہا تھا۔ آپ بہت پُرسکون تھے۔ آج ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ انسانیت کو اس وقت صرف اس تعلیم کی اور روحانیت کی ضرورت ہے جو خلیفۃ المسیح نے بیان کی ہے۔

Integration کے حکومتی ادارہ سے تعلق رکھنے والے دو آفیسرز خواتین آئی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ آج ہمارے سارے ڈر اور خوف دور ہو گئے ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے اپنی تقریر کے اندر ہمارے سارے خوف دور کر دیئے۔ سب مسلمانوں کو ایسے ہی خیالات رکھنے چاہئیں۔ اسلام کی تعلیم تو بہت پُرامن ہے۔ جو خوف سوسائٹی میں ہمیں نظر آرہا تھا وہ اب دور ہو گیا ہے۔

اسلامک کمیونٹی بورڈ کی ایک خاتون ممبر بھی آئی تھیں۔ یونیورسٹی میں اسلامک ریسرچ میں کام کرتی ہیں۔ جماعت کی پہلے کافی مخالف تھیں اور احمدیوں کے خلاف باتیں کرتی تھیں۔ اب کچھ عرصہ سے اس کا رویہ تبدیل ہوا ہے۔

حضور انور کے خطاب نے اس پر گہرا اثر کیا ہے، کہنے لگی ہمارے سارے خدشات دور ہو گئے ہیں۔ آپ کے خلیفہ کوئی عام آدمی نہیں ہیں بہت بڑے روحانی لیڈر ہیں اور ذہین انسان ہیں۔ کہنے لگی میں نے خلیفہ کو چلتے ہوئے دیکھا ہے۔ بولتے ہوئے دیکھا ہے اور نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں سوچا کرتی تھی کہ...... کا کوئی ایسا لیڈر ہو۔ آج میں نے وہ لیڈر اپنی زندگی میں دیکھ لیا ہے۔...... دنیا میں اس جیسا لیڈر نہیں ہے۔

Jews Messinic کمیونٹی کی ایک معلّمہ آئی تھیں۔ کہنے لگیں کہ حضور نے اپنی تقریر میں وہ تمام باتیں بیان کر دی ہیں جو ہمارے ذہن میں تھیں۔ بہت اہم خطاب تھا جس نے ہمارے کئی سوال حل کر دیئے ہیں۔ آج یہاں آکر معلوم ہوا ہے کہ آپ کی جماعت حیرت انگیز طور پر ترقی کر گئی ہے۔ آپ کی ترقی حیران کن ہے۔ آپ اتنا آگے بڑھ چکے ہیں۔ دوسرے...... تو بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔

بہت سارے ہمسایوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ آج پہلی دفعہ (دین) کے بارہ میں یہ بچی باتیں سنی ہیں جو دل کو لگی ہیں۔ آپ کی تمام باتیں سچا (دین) لگتی ہیں۔

بعض جرمن احباب وخواتین جن کی انگریزی زبان اچھی نہ تھی اس کے باوجود انہوں نے جرمن ترجمہ کی سہولت استعمال نہیں کی اور کہا کہ ہم خلیفہ کی آواز براہ راست سننا چاہتے ہیں۔ یہ بہت پُراثر ہے۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

☆اخبار **Hamburger Abendblatt** جس کو پڑھنے والوں کی تعداد قریباً 5 لاکھ 57 ہزار ہے نے خبر دی کہ سیاستدانوں نے (بیت الذکر) کی توسیع کو سراہا ہے۔ (بیت الذکر) کی توسیع کے حوالہ سے منعقد ہونے والی تقریب میں ایک سو کے قریب مہمانان کو دعوت دی گئی تھی جس میں سیاستدان، مختلف مذاہب کے راہنما اور ہمسائے شامل تھے۔ حضور انور نے میناروں کے اضافہ کے ساتھ اس (بیت الذکر) کا افتتاح کیا۔

☆ایک اور اخبار **Bild** جس کو پڑھنے والوں کی تعداد 7 لاکھ 31 ہزار کے قریب ہے نے خبر لگائی کہ جماعت احمدیہ نے میناروں کے اضافہ کے ساتھ (بیت الذکر) کا افتتاح کیا جس میں سو کے قریب مہمان مدعو کئے گئے۔ ان مہمانان میں سیاستدان مختلف مذاہب کے راہنما اور ہمسائے شامل تھے۔ حضور انور نے میناروں کے اضافہ کے ساتھ اس (بیت) کا افتتاح کیا۔

☆اخبار **WELT Kompakt** جس کو ایک لاکھ کے قریب لوگ پڑھتے ہیں نے خبر دی کہ نو ماہ کے عرصہ میں 14 میٹر بلند میناروں کی تکمیل ہوئی۔

☆اخبار **NDR Aktuell** جس کو 4 لاکھ کے قریب لوگ روزانہ پڑھتے ہیں نے جو خبر لگائی اس میں جماعت کا مختصر تعارف دیا گیا اور لکھا گیا کہ (بیت الذکر) کی توسیع کے حوالہ سے منعقد ہونے والی تقریب میں ایک سو کے قریب مہمانان کو دعوت دی گئی تھی جس میں سیاستدان، مختلف مذاہب کے راہنما اور ہمسائے شامل تھے۔ حضور انور نے میناروں کے اضافہ کے ساتھ اس (بیت) کا افتتاح کیا۔

☆**NDR 90.3** ریڈیو نے خبر دی کہ (بیت الذکر) میں 14 میٹر لمبے دو میناروں کا اضافہ ہوا ہے۔ حضور انور کی صدارت میں ہونے والی اس افتتاحی تقریب میں سٹی کونسل اور نیشنل پارلیمنٹ سے تشریف لائے ہوئے نمائندگان نے

شمولیت کی۔اس کے علاوہ یہودی اور عیسائی کمیونٹی کے لوگ بھی اس موقع پر موجود تھے۔اس موقع پر جناب مرزا مسرور احمد صاحب نے کہا کہ (-) کو اس ملک کا وفادار ہونا چاہئے جہاں وہ رہائش پذیر ہیں۔احمدیہ...... جماعت کے نزدیک مذہب اور سیاست کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔احمدیہ ...... جماعت اصلاح پسند جماعت ہے اور جرمنی میں اس کمیونٹی کے تیس ہزار کے قریب افراد موجود ہیں جبکہ ہمبرگ میں ان کی تعداد 2300 کے قریب ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس جماعت کی 1889ء میں بنیاد رکھی۔

☆اخبار **Frankfurter Rundschau** جس کے پڑھنے والوں کی تعداد ایک لاکھ 17 ہزار ہے میں چھپنے والے آرٹیکل میں لکھا گیا کہ Schnelsen میں موجود احمدیہ...... جماعت کی (بیت) میں دو میناروں کا اضافہ ہوا ہے۔احمدیہ ...... جماعت کے عالمی سربراہ مرزا مسرور احمد صاحب اس کی افتتاحی تقریب کے لئے لندن سے تشریف لائے۔اس تقریب میں سیاستدان اور دیگر مذاہب کے نمائندگان کے علاوہ ہمسائے بھی موجود تھے۔

☆اس کے علاوہ اس تقریب میں ایک ترک جرنلسٹ اور ایک انڈین جرنلسٹ بھی موجود تھے جنہوں نے بتایا کہ وہ اپنے ملک کی بعض اخبارات میں اس حوالہ سے خبر شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

NDR ٹیلی ویژن نے بھی جماعت کے تعارف اور پروگرام کے متعلق تفصیلی خبر دی اور حضور انور کے خطاب کا یہ فقرہ کوڈ کیا کہ ''حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے کہا (دین حق) اس ملک کے خلاف جس میں انسان رہائش پذیر ہو، کسی قسم کی غداری اور Illoyality کی اجازت نہیں دیتا۔

6 دسمبر 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے ''بیت الرشید'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 23 فیملیز کے 58 افراد اور 22 سنگل افراد یعنی مجموعی طور پر 80 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کا شرف پانے والوں میں ہمبرگ (HAMBURG) کی جماعت سے آنے والی فیملیز اور احباب کے علاوہ دوسری مختلف جماعتوں مہدی آباد، Bremen، Munster، Kiel، Dresden، Bocholt، Berlin، Ditmarschen، Vechta، Zwickau، Sclleswig، Usnabruck، Delmenhorst اور Oldenburg سے آنے والی فیملیز اور احباب شامل تھے۔ان سبھی نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا اور ہر ایک ان بابرکت لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔بیماروں نے اپنی صحتیابی کے لئے دعائیں حاصل کیں۔مختلف پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے۔چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔بعضوں نے اپنے مختلف معاملات اور کاروبار کے لئے رہنمائی حاصل کی۔طلباء و طالبات نے تعلیمی میدان میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔غرض ہر ایک نے اپنے محبوب آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔دعاؤں کے خزانے لوٹے اور ان کی تکالیف اور پریشانیاں، راحت و سکون اور اطمینان قلب میں بدل گئیں۔دیدار کی پیاس بجھی اور یہ چند مبارک گھڑیاں اور لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔

ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی،تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں نے حضور انور سے چاکلیٹ حاصل کیں۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے آٹھ بجے تک جاری رہا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت الرشید تشریف لے آئے۔جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 57 خوش نصیب بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت کریمہ سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ان بچوں اور بچیوں کے نام یہ ہیں۔

عزیزم مدبر احمد، سعید احمد، تکریم احمد، فاران احمد، احسن محمد عارف، نجیل احمد، ولید محمود، عبدالباقی بلوچ، ثاقب محمود بٹ، شجیع الدین، رانا زوہیب احمد، ابراہیم احمد ملک، حزیم احمد ملک، سروش احمد، مدثر احمد عباس، رانا روہبت، ذیشان اعظم بٹ، ہارون محمود، فردین بٹ، حسان خان، جری اللہ ملک، لبیب احمد، لبید احمد، رقیب احمد، ابدال احمد، شاہ رخ، شہزاد احمد، مبین احمد بٹ، نجیل نواز، مصور احمد، کامران اقبال، محمد کامران انور، عزیزم حنان جبار۔

عزیزہ بریرہ بھٹی، عزیزہ نہال احمد، لائبہ احمد، ادیبہ رحمٰن احمد، عروب احمد، رویۃ البشریٰ، لبیبہ مبارک، ماہرہ ملک، پلوشہ محمود، اقراء خاں، امۃ الصبور حراء، آئزہ عروب خاں، مسکان بٹ، درنایاب، عشوہ احمد، فضا بھٹی، کنول احمد، سحر الٰہی، مہک مسکان کھوکھر، عظمٰی ندیم، شافیہ احمد، تابندہ احمد، حانیہ احمد، علیزہ احمد، عزیزہ سامہ مشعل۔

آمین کی اس تقریب میں حصہ لینے والے بچے اور بچیاں ملک کی مختلف درج ذیل جماعتوں سے شامل ہوئے تھے۔

Eidelsted, Buxtehude, Kiel, Bremen, Heimfeld, Schleswig, Wandsbek, Hannover, Mahdi Abad, Billlstedt, Lubeck,Lurup. Harbrug, Pinneberg, Luneburg, Rahlstedt, Fuhlsbuttel, Jesteburg, Altona, Bad Segeberg.

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

7 دسمبر 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے بیت الرشید میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

عید کا سماں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیت الرشید ہمبرگ ان دنوں نمازیوں سے بھری رہتی ہے۔آج صبح شدید سردی تھی۔درجۂ حرارت نقطۂ انجماد سے نیچے منفی پانچ تھا۔رات بھر برف گرتی رہی اور صبح تمام سڑکیں، راستے اور فٹ پاتھ برف سے بھرے ہوئے تھے۔ایک ایک قدم دیکھ کر رکھنا پڑتا تھا۔اس کے باوجود ہمبرگ شہر کے مختلف حلقوں سے ایک بہت بڑی تعداد میں فیملیز مرد و خواتین، بچے اور بچیاں پیدل بھی اور گاڑیوں پر بھی نماز کی ادائیگی کے لئے بیت پہنچے۔بیت کے علاقہ کی اردگرد کی سڑکیں اور فٹ پاتھ ان آنے والی فیملیز سے بھرے ہوئے تھے یوں لگتا تھا کہ ان کے لئے عید کا سماں ہے۔ہر ایک اپنے پیارے آقا کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہو رہا تھا اور برکتیں سمیٹ رہا تھا۔اللہ یہ ایام ان کے لئے مبارک کرے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج نماز جمعہ کے لئے ادائیگی کا انتظام، بیت الرشید میں جگہ کی کمی کی وجہ سے ہمبرگ شہر کے علاقہ Alsterdorf میں، شہر کے سب سے بڑے سپورٹ ہال میں کیا گیا تھا۔اس وسیع و عریض ہال کے ایک حصہ میں مرد حضرات اور ایک حصہ میں خواتین تھیں۔جن خواتین کے پاس چھوٹے بچے تھے ان کے لئے علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔

نماز جمعہ کے لئے آمد

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت، فیملیز بڑی تعداد میں ہمبرگ پہنچی تھیں۔

بادن (Baden) سے سفر کر کے آنے والی فیملیز 650 کلومیٹر کا سفر طے کر کے جمعہ کے لئے پہنچیں جبکہ فرینکفرٹ سے آنے والی پانچ صد کلومیٹر، میونسٹر سے 400 کلومیٹر اور کاسل ریجن سے 300 کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچیں۔

Bremen، Husum، Oldendorf، Hannover اور Keil ریجن سے آنے والے احباب اور فیملیز ایک سو بیس سے ایک سو پچاس کلومیٹر کا سفر طے کر کے جمعہ میں شامل ہوئے۔

ہمبرگ شہر کے 13 حلقوں کے علاوہ، بیس سے زائد جماعتوں سے احباب آئے تھے۔جمعہ کی مجموعی حاضری ساڑھے تین ہزار سے زائد تھی۔جمعہ سے ایک رات قبل بھی مزید برف گری تھی۔یہ سب احباب برف سے بھرے ہوئے راستوں پر سفر کر کے جمعہ کے لئے پہنچے تھے۔حضور انور کی آمد سے قبل ان ہالوں کا ایک بڑا حصہ بھر چکا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بجکر پچیس منٹ پر بیت الرشید سے روانہ ہوئے اور قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد اس سپورٹ ہال میں تشریف آوری ہوئی۔

خطبہ جمعہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل پر Live نشر ہوا۔

یو کے سے MTA کی ایک ٹیم اس غرض کے لئے پہلے سے ہی جرمنی پہنچی ہوئی تھی۔

(حضور انور کے اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ الفضل مورخہ 11 دسمبر 2012ء میں شائع ہو چکا ہے)

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس بیت الرشید تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 91 افراد اور 41 سنگل افراد یعنی مجموعی طور پر 132 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والی فیملیز درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Munster، Bocholt، Schleswig، Hamburg، Kiel، Husum، Hannover، Delmenhorst، Osnabruck، Vechta، Leipzig، Rheine، Bielefeld، Dresden اور Paderborn۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الرشید تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج نماز مغرب وعشاء کے وقت بھی مردوں اور خواتین کے دونوں ہال نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ درجہ حرارت منفی آٹھ تک چلا گیا تھا۔ اس یخ بستہ سردی اور برف میں نمازوں کے لئے حاضر ہونے والی خواتین اور بچیوں کی تعداد ہی آٹھ صد سے تجاوز کر گئی تھی۔

خلیفۃ المسیح کے قدم جس سرزمین پر پڑتے ہیں وہ اللہ کے فضلوں اور برکتوں کا مورد بن جاتی ہے۔ ہر کسی کے چہرے پر خواہ چھوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت خوشی و مسرت، طمانیت اور راحت و سکون نظر آتا ہے اور دل تسکین پاتے ہیں اور آنکھیں ٹھنڈک محسوس کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ گھڑیاں، یہ سعادتیں ان سب کے لئے مبارک کرے جو ان کو ایک نئی روحانی زندگی عطا کر رہی ہیں۔

8 دسمبر 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے بیت الرشید تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج صبح درجہ حرارت نقطہ انجماد سے بہت نیچے منفی گیارہ سینٹی گریڈ تک چلا گیا تھا۔ اس شدید سردی اور برفباری کے باوجود مرد و خواتین اور بچے بچیاں بہت بڑی تعداد میں اپنے گھروں سے بذریعہ کار اور پیدل چل کر بیت الرشید پہنچے۔ مرد و خواتین دونوں طرف کی حاضری ایک ہزار سے زائد تھی۔ سبھی نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز فجر ادا کرنے کی سعادت پائی۔

صبح پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 15 فیملیز کے 67 افراد نے ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Hamburg کے علاوہ Bremen اور Kiel کی جماعتوں سے آئی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر بارہ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔

مہدی آباد کا تعارف

اس کے بعد پروگرام کے مطابق بیت الرشید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مہدی آباد کے لئے روانہ ہوئے۔ ہمبرگ سے مہدی آباد کا فاصلہ 30 کلومیٹر ہے اور جماعت کا یہ سنٹر مہدی آباد، Nahe نامی قصبہ اور ضلع Segeberg میں واقع ہے۔ صوبہ کا نام Schleswig-Holstein ہے اور یہ صوبہ جرمنی کے شمال کی طرف ہے۔ اس صوبہ کا دارالحکومت Kiel ہے اور یہ وہی شہر ہے جس کے ایک جرمن باشندے نے حضرت اقدس مسیح موعود کو آپ کی زندگی میں پہچانا تھا اور آپ پر ایمان لایا تھا۔

یہ قطعہ زمین جس کا نام مہدی آباد ہے۔ 12 جولائی 1989ء کو چھ لاکھ جرمن مارک میں خریدا گیا۔ مہدی آباد دو قطعات زمین پر مشتمل ہے۔ ایک قطعہ زمین کا رقبہ جس پر جماعتی سنٹر موجود ہے اور گزشتہ سال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ کے دوران 14 جون 2011ء کو بیت کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اس کا رقبہ 21 ہزار 479 مربع میٹر، یعنی پانچ ایکڑ سے زیادہ ہے اور دوسرا قطعہ زمین جو اس پہلے قطعہ سے آٹھ صد میٹر دور ہے۔ ایک زرعی زمین پر مشتمل ہے اور اس کا رقبہ ایک لاکھ 51 ہزار مربع میٹر ہے۔ ایکڑ میں یہ رقبہ 37.26 ایکڑ ہے۔

مہدی آباد میں جو موجودہ عمارت پہلے کی بنی ہوئی ہے۔ اس کے ایک حصہ کو رہائشی طور پر اور ایک حصہ کے دو ہالوں کو مرمت وغیرہ کر کے نماز کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

قریباً چالیس منٹ کے سفر کے بعد ایک بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مہدی آباد تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مہدی آباد اور اردگرد کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب مرد و خواتین اپنے آقا کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ ہر طرف برف پڑی ہوئی تھی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت مہدی آباد مکرم حبیب اللہ طارق صاحب مربی سلسلہ ہمبرگ ریجن لئیق احمد منیر صاحب اور ریجنل امیر مکرم نورالدین صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔

مہدی آباد کے مکانوں کا سنگ بنیاد

آج یہاں پروگرام کے مطابق چار مکانات کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی مہدی آباد کی سرزمین پر گیسٹ ہاؤس کے طور پر ایک گھر تعمیر کروا رہے ہیں۔ سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس گھر کے سنگ بنیاد کے لئے پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے ایک اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی اور مکرم صدر جماعت مہدی آباد نے ایک ایک اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دوسرا گھر مکرم عظیم بٹ صاحب ڈیٹسن باغ جرمنی کا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس گھر کا سنگ بنیاد رکھا اور پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم عظیم بٹ صاحب ان کی اہلیہ صبیحہ بٹ صاحبہ اور بیٹی Aylin بٹ صاحبہ نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

تیسرا گھر مکرم حبیب اللہ طارق صاحب صدر جماعت مہدی آباد کا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس گھر کی بنیاد میں بھی پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم حبیب اللہ طارق صاحب اور ان کی اہلیہ انگیلا طارق صاحبہ اور بیٹا یاسین طارق نے ایک ایک اینٹ رکھی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

چوتھا گھر مکرم ندیم احمد بٹ صاحب (یو ایس اے) کا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس گھر کی بنیاد میں بھی پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں امیر صاحب جرمنی، ندیم احمد بٹ صاحب اور ان کی اہلیہ نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

سنگ بنیاد کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مہدی آباد اور دیگر ساتھ والی جماعتوں سے آنے والے تمام احباب نے اپنے آقا کی معیت میں کھانا تناول کیا۔

مہدی آباد کے بارے میں نظم

کھانے کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم عبدالجلیل عباد صاحب کی مہدی آباد کے مکانات کے سنگ بنیاد رکھنے کے حوالہ سے کہی جانے والی درج ذیل تازہ نظم عزیزم حنان باجوہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بہت خوش بخت مہدی آباد کے یہ تو مکیں لگے
جہاں دست دعا سے گھر کی بنیادیں حضور رکھتے
مبارک صد مبارک کی صداؤں اور فضاؤں میں
خوشی کے اشک مرد و زن لئے دیکھے گلے ملتے
کریں کیونکر نہ یہ سب ناز اپنی خوش نصیبی پر
مقدر سے یہ خوشبودار آنگن میں شجر کھلتے
ابھی گلشن میں خالی ہے جگہ جلدی سے آجاؤ
اگر کچھ دیر کر دی تو رہو گے ہاتھ پھر ملتے

اس کے بعد جلیل عباد صاحب کی دو تین نظمیں اور پیش ہوئیں۔

نظم مبارک احمد ظفر صاحب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن نے اپنی ایک تازہ نظم پیش کی۔

3 اور 4 دسمبر 2012ء کو یورپین پارلیمنٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مختلف سیاسی لیڈروں نے ملاقاتیں کیں اور حضور انور کی پریس کانفرنس ہوئی اور یورپین پارلیمنٹ میں تاریخی خطاب فرمایا۔ یہ نظم اس دوران پیدا ہونے والی کیفیات پر مشتمل ہے۔

رعب پڑتے دلوں پہ دیکھا ہے
حق اترتے دلوں پہ دیکھا ہے

اے محبت کے بادشاہ تیرا
حکم چلتے دلوں پہ دیکھا ہے
آج میری نگاہ نے تجھ کو
راج کرتے دلوں پہ دیکھا ہے
تیرے نور فراستانہ کی
بجلی گرتے دلوں پہ دیکھا ہے
تیری نظروں کے عین تیروں کو
جا کے لگتے دلوں پہ دیکھا ہے
تو نے بانٹے جو پیار کے تحفے
پھول کھلتے دلوں پہ دیکھا ہے
صبح خوش رنگ کی امنگوں کو
رقص کرتے دلوں پہ دیکھا ہے
تیرے منشور امن عالم کو
پاؤں دھرتے دلوں پہ دیکھا ہے
تیری تعظیم میں عقیدت کے
نقش ابھرتے دلوں پہ دیکھا ہے
حسن (دین) کا ظفر نے آج
رنگ چڑھتے دلوں پہ دیکھا ہے

اس کے بعد اطفال الاحمدیہ نے ایک ترانہ پیش کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور کچھ دیر کے لئے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پونے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت لنگر خانہ میں تشریف لے گئے اور یہاں کام کرنے والے خدام سے گفتگو فرمائی اور شرف مصافحہ سے نوازا۔ خدام نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں قریباً سوا تین بجے مہدی آباد سے بیت الرشید ہمبرگ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد پونے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیت الرشید ہمبرگ میں تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دوپہر 12 بجے مہدی آباد کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ صرف پونے چار گھنٹے کے بعد جب دوبارہ واپس بیت الرشید پہنچے تو احباب جماعت مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کا بھرپور استقبال کیا۔ بچے اور بچیاں بڑی تعداد میں تھے اور دعائیہ اور خیر مقدمی گیت پڑھ رہے تھے۔ سبھی نے اپنے ہاتھ ہلا کر اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق واقفین نو اور واقفات نو کی علیحدہ علیحدہ کلاسز تھیں۔

کلاس واقفین نو

پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت میں تشریف لائے جہاں واقفین نو کی کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم حنان باجوہ نے پیش کی اور عزیزم ہارون عطاء نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

بعدازاں آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارکہ اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم عطاء الکریم نے پیش کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چٹائی پر لیٹنے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے جسم پر نشانات تھے۔ میں نے یہ دیکھ کر عرض کیا۔ ہماری جان آپؐ پر فدا ہو اگر آپؐ اجازت دیں تو ہم اس چٹائی پر کوئی گدیلا وغیرہ بچھا دیں جو آپؐ کو اس کے کھردرے پن سے بچائے۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا "ما انا والدنیا" مجھے دنیاوی لذتوں سے کیا غرض؟ میں تو صرف ایک مسافر کی طرح ہوں جو کچھ دیر ستانے کی غرض سے سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ جاتا ہے اور پھر اسے چھوڑ کر اپنے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے۔

(ابن ماجہ)

اس کے بعد عزیزم علی فراز نے ملفوظات سے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پیش کیا:

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

یاد رکھو کہ وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ سے اخلاص اور وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا بلکہ دغا دینے والا ہو وہ کس کام کا ہے، اس کی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے۔ ساری قیمت اور شرف وفا سے ہوتا ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو شرف اور درجہ ملا وہ کس بنا پر ملا؟ قرآن شریف نے فیصلہ کر دیا ہے۔ (-) (النجم:38) ابراہیم وہ، جس نے ہمارے ساتھ وفاداری کی، آگ میں ڈالے گئے مگر انہوں نے اس کو منظور نہ کیا کہ وہ ان کافروں کو کہہ دیتے کہ تمہارے ٹھاکروں کی پوجا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے لئے ہر تکلیف اور مصیبت کو برداشت کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے کہا کہ اپنی بیوی کو بے آب و دانہ جنگل میں چھوڑ آ۔ انہوں نے فی الفور اس کو قبول کر لیا۔ ہر ایک ابتلا کو انہوں نے اس طریق پر قبول کر لیا کہ گویا عاشق اللہ تھا۔ درمیان میں کوئی نفسانی غرض نہ تھی۔ اسی طرح پر آنحضرت ﷺ کو ابتلا پیش آئے۔ خویش و اقارب نے مل کر ہر قسم کی ترغیب دی کہ اگر آپ مال و دولت چاہتے ہیں تو ہم دینے کو تیار ہیں اور اگر آپ بادشاہت چاہتے ہیں تو اپنا بادشاہ بنا لینے کو تیار ہیں۔ اگر بیویوں کی ضرورت ہے تو خوبصورت بیویاں دینے کو موجود ہیں۔ مگر آپ ﷺ کا جواب یہی تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے شرک کے دور کرنے کے واسطے معمور کیا ہے۔ جو مصیبت اور تکلیف تم دینی چاہتے ہو دے لو۔ میں اس سے رک نہیں سکتا کیونکہ یہ کام جب خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے پھر دنیا کی کوئی ترغیب اور خوف مجھ کو اس سے ہٹا نہیں سکتا۔ آپ جب طائف کے لوگوں کو تبلیغ کرنے گئے تو ان خبیثوں نے آپ کے پتھر مارے جس سے آپ دوڑتے دوڑتے گر جاتے تھے لیکن ایسی مصیبتوں اور تکلیفوں نے آپ کو اپنے کام سے نہیں روکا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کے لئے کیسی مشکلات اور مصائب کا سامنا ہوتا ہے اور کیسی مشکل گھڑیاں ان پر آتی ہیں۔ مگر باوجود مشکلات کے ان کی قدرشناسی کا بھی ایک دن مقرر ہوتا ہے۔ اس وقت ان کا صدق روز روشن کی طرح کھل جاتا ہے اور ایک دنیا ان کی طرف دوڑتی ہے۔

فرمایا: اس وقت صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقع دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آ کر ختم ہو جاتی ہیں اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقع ہے جو نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقع نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقع کو کھو دے۔ (ملفوظات جلد 3 ص 516)

اس کے بعد عزیزم احمد اسماعیل طاہر نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت مصلح موعود کی یہ نظم پڑھی۔

حالات پر زمانے کے کچھ تو دھیاں کرو
بے فائدہ نہ عمر کو یوں رائیگاں کرو
شیطاں ہے ایک عرصہ سے دنیا پہ حکمراں
اٹھو اور اٹھ کے خاک میں اس کو نہاں کرو
پھر آزماؤ اپنے ارادوں کی پختگی
پھر تم دلوں کی طاقتوں کا امتحاں کرو
پھر تم اٹھاؤ رنج و تعب دیں کے واسطے
قربان راہ دین محمد میں جاں کرو
ہاں ہاں اسی حبیبؐ سے پھر دل لگاؤ تم
پھر منعمین لوگوں کے انعام پاؤ تم

بعدازاں عزیزم راشد باجوہ نے تحریک وقف نو کے پچیس سال کے عنوان پر درج ذیل مشتمل مضمون پیش کیا۔

تحریک وقف نو کے پچیس سال

خدا کی راہ میں زندگیاں وقف کرنے کی تاریخ مذاہب کی دنیا میں بہت پرانی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے بڑی مثال تو خود انبیاء علیہم السلام نے اور ان کی اتباع میں ان کے خلفاء اور صحابہ کرام نے قائم کی۔ جماعت احمدیہ کے آغاز سے ہی بہت سے رفقاء کو احمدیت کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی توفیق ملی۔ بعدازاں مختلف ادوار میں تمام احمدیوں کو اس مبارک راہ کی طرف توجہ دلانے کے لئے خدا تعالیٰ کے حکم سے خلفاء کرام نے کئی تحریکیں جاری فرمائیں جن میں وقف زندگی، وقف عارضی، وقف اولاد اور وقف بعد از ریٹائرمنٹ جیسی کئی تحریکات شامل تھیں۔ ان تمام تحریکات میں ہزاروں احمدیوں کو شامل ہو کر خدا تعالیٰ کے انعامات سے حصہ پانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کے آغاز سے قبل آئندہ ہونے والی جماعتی ترقیات کی تیاری کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی توجہ ایک اہم تحریک کی طرف مبذول کروائی۔ آپ نے 3/اپریل 1987ء کو تحریک وقف نو کا آغاز فرماتے ہوئے فرمایا: مجھے خدا نے یہ توجہ دلائی ہے کہ میں آپ کو بتا دوں کہ آئندہ دو سال کے اندر یہ عہد کر لیں کہ جس کو بھی اولاد نصیب ہوگی وہ خدا کے حضور پیش کر دے۔ نیز فرمایا "اگلی صدی میں واقفین زندگی کی شدید ضرورت ہے کہ جماعت کے ہر طبقہ سے لکھوکھہا کی تعداد میں واقفین زندگی اس صدی کے ساتھ ہم دراصل خدا کے حضور تحفہ پیش کر رہے ہوں گے لیکن استعمال تو اس صدی کے لوگوں نے کرنا ہے بہرحال۔ تو یہ تحفہ ہم اس صدی کو دینے والے ہیں اس لئے جن کو بھی توفیق ہے وہ اس تحفے کے لئے بھی تیار ہو جائیں۔ (خطبہ جمعہ 3/اپریل 1987ء)

اس تحریک کا مقصد بیان فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا: "آئندہ صدی میں ایک عظیم الشان واقفین بچوں کی فوج ساری دنیا سے اس طرح داخل ہو رہی ہو کہ وہ دنیا سے آزاد ہو رہی ہو اور محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کی غلام بن کے اس صدی میں داخل ہو رہی ہو۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہم خدا کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہوں اور اس وقف کی شدید ضرورت ہے۔ آئندہ سو سالوں میں جس کثرت سے (دین حق) نے ہر جگہ پھیلنا ہے وہاں تربیت یافتہ غلام چاہئیں جو محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کے غلام ہوں۔ واقفین زندگی چاہئیں کثرت کے ساتھ اور ہر طبقہ زندگی سے واقفین زندگی چاہئیں۔ ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں۔

(خطبہ جمعہ 3/اپریل 1987ء)

اس عظیم الشان تحریک کے آغاز سے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی خداداد فراست سے اس تحریک میں شامل ہونے والے بچوں کی دینی و دنیاوی تعلیم و تربیت کے لئے بہت تفصیل کے ساتھ ہدایات فرمائیں۔ آپ نے 3/اپریل 1987ء کے بعد 1989ء میں چار خطبات جمعہ مورخہ 10 فروری، 17 فروری، 8 ستمبر اور یکم دسمبر کو ارشاد فرمائے جن میں آپ نے ان بچوں کی

پیدائش سے بہت پہلے سے لے کر آئندہ کے تمام تربیتی مراحل کے لئے تفصیلی نصائح فرمائیں۔ جہاں آپ نے والدین کو تفصیلی ہدایات دیں وہاں آپ نے جماعت میں انتظامی لحاظ سے بھی وقف نو کا شعبہ قائم فرمایا جس کے انچارج مکرم چوہدری محمد علی صاحب کو مقرر فرمایا۔ 1992ء میں باقاعدہ وکالت وقف نو کا قیام عمل میں آیا اور محترم چوہدری محمد علی صاحب ہی پہلے وکیل وقف نو مقرر ہوئے۔ آجکل محترم سید میر قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو ہیں اور لندن میں اس شعبہ کے انچارج مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب ہیں۔

یہ تحریک شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے صرف دو سال کے لئے جاری فرمائی لیکن احباب جماعت کی خواہش پر مزید دو سال کا اضافہ فرما دیا۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ بعد میں حضور نے اس تحریک کو مستقل حیثیت دے دی اور مستقبل کے والدین کو بھی اپنے ہونے والے بچوں کو اس مبارک تحریک میں شامل کرنے کی سعادت ملنے لگی۔

خلافت خامسہ کے آغاز میں یہ تحریک اپنی عمر کے سولہ سال پورے کر چکی تھی۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آغاز خلافت سے ہی ہم واقفین و واقفات نو پر اپنا دست شفقت رکھا اور وقف نو کلاسز کا آغاز فرمایا۔ آپ نے نہ صرف گلشن وقف نو کے نام سے ایم ٹی اے پر تمام دنیا کے واقفین نو کے لئے کلاسز جاری فرمائیں بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں جہاں جہاں آپ دورہ پر تشریف لے گئے وہاں وہاں آپ نے واقفین و واقفات نو پر شفقت فرماتے ہوئے انہیں اپنے ساتھ کلاسز میں شامل ہونے کے اعزاز سے نوازا۔ جماعت احمدیہ جرمنی کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سعادت ملی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب پہلے ہی دورہ پر جرمنی تشریف لائے تو تمام واقفین نو کو جلسہ سالانہ کے موقع پر مصافحہ کا شرف بخشا اور اس کے بعد تقریباً ہر سال ہی حضور اقدس جب جرمنی تشریف لائے واقفین اور واقفات نو کو اپنے ساتھ کلاسز کا شرف بخشتے رہے۔ ان کلاسز میں حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفین اور واقفات کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ وقف نو کلاسز کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 جون 2003ء اور 22/اکتوبر 2010ء کو وقف نو کے موضوع پر خطبات جمعہ بھی ارشاد فرمائے۔

ان نصائح میں جہاں آپ نے والدین کو تربیت اولاد کی طرف متوجہ کیا وہاں ہم واقفین اور واقفات نو کو اپنی ذمہ داریوں سے بھی آگاہ فرمایا۔ بیرون ممالک ہونے والی کلاسز میں آپ نے خود اپنی بابرکت موجودگی میں واقفین نو کو نہ صرف پنجوقتہ نماز، تلاوت قرآن کریم، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود اور دوسرے تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی بلکہ ان کی دنیاوی تعلیم کے بارہ میں بھی راہنمائی کی کہ ان کو کون سے مضامین اختیار کرنے چاہئیں اور کونسی تعلیم حاصل کرنی چاہئے۔

آج تقریباً پچاس ہزار واقفین نو کی ایک بڑی تعداد پوری دنیا میں مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی ہے اور پچیس سال گزرنے کے بعد ایک نسل جوان ہو کر خدمت دین کے میدان میں اتر رہی ہے۔

اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم پیارے آقا کی ہدایات کو حرز جان بنائیں۔ اب ہم اپنی عمر کے اس حصے میں ہیں جہاں ہم جلد تعلیم سے فارغ ہو کر خدمت دین کے میدان میں اترنے والے ہیں۔ اب وہ وقت آرہا ہے جب ہمیں نظام جماعت کی توقعات اور والدین کی خواہشات پر پورا اترنا ہے۔ اب ہمیں نہ صرف حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح یہ کہنا ہے کہ یآبت افعل ماتؤمر بلکہ ان کی سنت پر چلتے ہوئے اسے عمل میں بھی ڈھالنا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اس قابل ہوسکے کہ وہ احمدیت کی اعلیٰ خدمت بجالانے والا ہو۔ پیارے آقا سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ہمارے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ محترم راشد محمود گل صاحب معلم وقف جدید چک 71 جنوبی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ قرۃ العین راشد واقفہ نو نے اللہ کے خاص فضل وکرم سے 3 سال 7 ماہ کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کی اہلیہ مکرمہ بشارت تسلیم صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ بچی مکرم محمد اسحٰق گل صاحب ضلع بہاولپور کی پوتی اور مکرم محمد انور چیمہ صاحب رحمٰن کالونی ربوہ کی نواسی ہے۔ تقریب آمین میں مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ 71 جنوبی سرگودھا نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور قرآن کریم کے نور سے ہمیشہ منور رکھے۔ قرآن کریم کو پڑھنے پڑھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم عبدالغفور صاحب ابن مکرم صبح صادق صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب بندیشہ ساکن ناصر آباد غربی حال جرمنی مورخہ 10 دسمبر 2012ء کو بعمر 70 سال وفات پا گئے۔ 16 دسمبر 2012ء کو مرحوم کی نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح جرمنی میں پڑھائی اور بعد از تدفین دعا بھی کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم الیاس احمد بندیشہ صاحب، مکرم ناصر احمد بندیشہ صاحب اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ خدا کے فضل سے تمام بچے شادی شدہ، عیالدار اور بیرون ملک میں قیام پذیر ہیں۔ مرحوم ملنسار، غریب پرور اور جماعتی خدمت کیلئے ہر وقت تیار رہنے والے تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مغفرت فرمائے اور آپ کی نسلوں کو خلافت سے وابستہ رکھے اور دینی ثمرات سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم شیخ محمد یوسف قمر صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع قصور تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم شیخ محمد اسلم صاحب تقریباً ایک سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ 12 دسمبر 2012ء کو بعمر 87 سال وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر 4 بجے ناصر باغ میں مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ نے پڑھائی۔ مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ امیر ضع بہاولنگر نے دعا کروائی۔ آپ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کے بڑے بیٹے تھے۔ آپ انتہائی نیک، متقی، پرہیز گار، کم گو، نمازوں کے پابند اور دعا گو بزرگ تھے۔ خلافت کے ساتھ آپ کا کامل وفا کا تعلق تھا اور والہانہ عشق تھا۔ ایم ٹی اے پر حضور کا خطبہ توجہ کے ساتھ سنا کرتے تھے اور جمعہ کی تیاری قبل از وقت کیا کرتے تھے اور زندگی میں صحت کی حالت میں کبھی جمعہ نہیں چھوڑا تھا۔ اور اول وقت میں بیت الذکر جانے کے عادی تھے۔ آپ نے بچوں کی تعلیم وتربیت کا خاص خیال رکھا اور انتہائی احسن رنگ میں اپنی اولاد کی تربیت کی آپ کی تمام اولاد شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے۔ آپ طویل عرصہ تک صدر جماعت احمدیہ قصور شہر رہے اور تقریباً 15 سال تک بحیثیت نائب امیر ضلع قصور خدمت کی توفیق پائی۔ آپ دو دفعہ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ آپ نے اپنی بیماری کا صبر اور حوصلہ کے ساتھ مقابلہ کیا۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ ہاجرہ تحسین صاحبہ اور خاکسار، پانچ دختران مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد ذکریا صاحب کینیڈا، مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ کینیڈا بیوہ مکرم شیخ ساجد نعیم شہید سانحہ ماڈل ٹاؤن لاہور، مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد انور صاحب یوکے، مکرمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالودود صاحب کینیڈا اور مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حفیظ احمد کینیڈا، ایک پوتا، دو پوتیاں، 10 نواسے، 7 نواسیاں، ایک پڑنواسہ اور 4 پڑنواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور اپنے پیاروں کے ساتھ اعلیٰ علیین میں مقام عطا کرے۔ نیز اللہ تعالیٰ جملہ ورثاء کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے نقش قدم پر چل کر ہمیں ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

نیز خاکسار اپنی والدہ صاحبہ کیلئے بھی احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

گمشدہ نقدی

۞ کچھ نقدی ہماری شاپ پر گری ہوئی ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔ رابطہ:۔ وردہ فیبرکس چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون نمبر: 03336711362

گوندل کے ساتھ پچاس سال
★ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
★ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

سالانہ ایک روزہ تربیتی پروگرام 2012ء

(مجلس انصاراللّٰہ مقامی ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کو اپنا سالانہ ایک روزہ تربیتی پروگرام مؤرخہ 25 دسمبر 2012ء کو لیڈیز پارک بیوت الحمد کالونی ربوہ میں منعقد کرنے کی توفیق سعید ملی۔

اس پروگرام کیلئے ہر محلّہ سے صرف تین انصار کو صبح 8:45 بجے پہنچنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ شدید دھند کے باوجود انصار بہت تحمل کے ساتھ پروگرام میں بیٹھے رہے۔ اس اجلاس کا موضوع سیرۃ النبی ﷺ تھا۔

صبح 9:15 بجے افتتاحی تقریب کا آغاز محترم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ازاں بعد درس القرآن ہوا محترم مظفر احمد درانی صاحب مربی سلسلہ نے دیا۔ انہوں نے سورۃ الاحزاب کی آیات 46-47 کی روشنی میں سیرت رسول اکرم ﷺ کو پیش کیا۔

محترم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ نے درود شریف کی برکات کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی احادیث مبارکہ اور حضرت مسیح موعود کا نمونہ اور تعلیم بھی بیان کی۔

مکرم ظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے درس ملفوظات دیا آپ نے حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت ﷺ کی شان و مقام کا بیان فرمایا ہے۔

محترم زعیم صاحب اعلیٰ نے وقت کی پابندی کی تلقین کی اور عہد دہرایا گیا پھر افتتاحی دعا ہوئی۔ اس کے بعد چائے کا وقفہ کیا گیا۔ وقفہ کے بعد تقریر فی البدیہہ اور دینی معلومات کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ پھر میوزیکل چیئر کا مقابلہ ہوا۔

دوپہر 12 بجے اختتامی تقریب شروع ہوئی اس کے مہمان خصوصی محترم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر دارالضیافت ربوہ تھے۔ اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم محمد انور نسیم صاحب منتظم عمومی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے اس پروگرام کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا محدود تعداد میں انصار کو بلایا گیا تھا اور الحمدللہ اس وقت 250 سے زائد انصار حاضر ہیں۔

تقریری مقابلہ میں مکرم محمد حسین صاحب کوارٹرز تحریک جدید، دینی معلومات کے مقابلہ میں مکرم مرزا فاروق احمد صاحب دارالانوار اور میوزیکل چیئر میں مکرم رفیق احمد صاحب نصیر آباد سلطان اول قرار پائے۔ مکرم مہمان خصوصی نے اول، دوم اور سوم پوزیشنز لینے والے انصار کو انعامات تقسیم کئے۔ اور اس کے بعد اختتامی تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی صداقت کے عظیم الشان نشان قبولیت دعا کے حوالے سے آپ کے ماننے والوں کے قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ آپ نے کہا کہ اس وقت کو معمولی نہ سمجھیں اور عاجزی وانکساری کے ساتھ دینی تعلیم پر عمل کریں۔ خداتعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس تقریر کے بعد محترم زعیم صاحب اعلیٰ نے حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ اور خاص طور پر سیرت النبی ﷺ کی کتب کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور کہا کہ جو پڑھنا نہیں جانتے وہ آڈیو کیسٹ لے کر سن سکتے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے تمام مہمانوں کا شکریہ بھی ادا کیا۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ پھر نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔ اور تمام حاضرین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

درخواست دعا

مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار آنکھ اور مثانہ کے آپریشن کے بعد سے جسم میں اور خاص طور پر جوڑوں میں درد کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہے۔ احباب جماعت سے پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم کاشف احمد صاحب بیگم پورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے دادا مکرم ظہیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور دل کی تکلیف کے باعث ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی التجا ہے کہ شافی مطلق خدا میرے دادا جان کو صحت کاملہ وعاجلہ اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

مکرم چوہدری عبداللطیف گجر صاحب لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

میرے برادر نسبتی مکرم چوہدری عبدالماجد گجر صاحب اسلام آباد پھیپھڑوں میں انفیکشن کی وجہ سے الشفاء ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے موصوف کی کامل شفایابی اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم صوفی کرم دین صاحب طاہر ریٹائرڈ معلم وقف جدید محلّہ نصرت آباد ربوہ کافی دنوں سے مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ چلنے پھرنے سے قاصر ہیں فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ اور لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم جمیل احمد بٹ صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا مکرم عبدالکریم بٹ صاحب ابن مکرم غلام محمد بٹ صاحب سمن آباد فیصل آباد مؤرخہ 22 دسمبر 2012ء کو بعمر 70 سال وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ 23 دسمبر کو مکرم افتخار احمد صاحب مربی سلسلہ دارالحمد سمن آباد نے پڑھائی اور گوکھووال فیصل آباد میں تدفین کے بعد مکرم فرحت اللہ بابر صاحب نائب امیر ضلع فیصل آباد نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 29۔دسمبر	
طلوع فجر	5:38
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	5:15

درخواست دعا

مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری عطاء اللہ وڑائچ صاحب نمبردار بعمر 100 سال چک 9 شمالی پنیار ضلع سرگودھا کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ فضل عمر ہسپتال کے I.C.U میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ آپ چوہدری حاکم علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے ہیں۔

تریاق مثانہ
کثرت پیشاب کی مفید ترین دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

Gul Ahmad & Nishat Linen
Winter Collection
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-476212310

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10

طاہر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کی
صندلین گولیاں
حکیم منور احمد عزیز 03346201283
پھوڑے پھنسی، خارش اور چہرہ کے بدنما داغوں کیلئے
150 گولیاں/160 روپے

موسم سرما کی بہترین نئی ورائٹی دستیاب ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد ٹیلیفون سٹور ربوہ
نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہوسکتا ہے

Skylite
Training Institute Of Information Technology
سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر کورسز کا اجرا ہو چکا ہے
JOB OPPORTUNITIES
MBA اور Graduates کے لیے
25000 سے 50000 تک کمانے کا موقع
آج ہی رابطہ کریں
jobs@skylite.com
داخلے جاری ہیں
مناسب فیس
انتہائی پروفیشنل ٹیچرز، بہترین کلاس روم اور لیب
کمپیوٹر بیسک
مائیکروسافٹ آفس
ویب ڈویلپمنٹ
آن لائن مارکیٹنگ
گرافکس ڈیزائننگ
047-6215742 4/14 سیکنڈ فلور، گول بازار ربوہ Skylite Communications